سنّت کے معیارات کا تقابلی جائزہ

Comparative Study of the Standards of Sunnah

Open Access Journal
Qtly. Noor-e-Marfat
eISSN: 2710-3463
pISSN: 2221-1659
www.nooremarfat.com
Note: All Copy Rights are Preserved.

Usman Khan (Ph.D. Scholar; Dept.Islamic Studies; HITEC University Taxila).
E-mail: usmanmphil2016@gmail.com
Dr. Farhad ullah (Dept.Islamic Studies HITEC University Taxila).
E-mail: farhadullah@hitecuni.edu.pk

Abstract: The opinions of the Imams have been examined in the light of Quran and Hadith so that the standard of Sunnah is clear. The Quran describes the Sunnah in the sense of a rule which is prevalent in all nations and the Sunnah is used in both literal and figurative meanings in the hadiths. According to the scholars of jurisprudence, the standard of Sunnah is based on evidence and since the standard of value differs in determining the evidence, there is disagreement in Sunnah but it has to do with the degree of deeds. The practice is as the Prophet (peace and blessings of Allaah be upon him) had issued it in his Sunnah.

Keywords: Rule, Law, Lifestyle, Hadith, Sunnah.

خلاصہ

قرآن مجید نے سنت کی اظطلاح کو اُس ضابطہ اور کلی قاعدہ کے مفہوم میں استعمال کیا ہے جو اللہ تعالی نے تمام اقوام میں جاری فرمایا ہو۔ احادیث میں سنت سے وہ طریقہ مراد لیا گیا ہے جو رسول اللہ ﷺ اپنی امّت میں جاری فرمائے گئے ہوں۔ اہل فقہ کے نزدیک خودسنت تمام مذاہب میں اسی طرح قابل اتباع ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی امّت میں جاری فرما کر گئے تھے۔ تاہم ان کے مطابق معیارِ سنت ثبوت پر موقوف ہے جس کے تعین کے معیارات مختلف ہونے کے باعث، سنت میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس مقالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی میں عہد نبوی تا عصر حاضر معروف ائمہ کرام کی سنت کے بارے میں آراء کا جائزہ لیا گیا ہے تاکہ معیار سنت واضح ہو۔

کلیدی الفاظ: ضابطہ، قانون، طریقہ، حدیث، سنت۔

مقدمہ

اس تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ ائمہ کرام اور رائج مذاہب نیز دیگر اہل علم نے قرآن و حدیث اور عربی ادب و معاشرت کو مدّ نظر رکھتے ہوئے جن اعمال کو سنت قرار دیا ہے اس میں کس معیار کی پیروی کی ہے؟ کس قاعدہ کے تحت کسی عمل کو سنت کہا جاتا ہے؟ مقالہ ہذا میں اِن معیارات کا تقابلی جائزہ لیا ہے تاکہ سنت سے پیدا ہونے والی معاشرت کو فروغ دیا جاسکے۔ نیز سنت کے معیارات کے اختلاف سے جو اختلاف اور خلیج پیدا ہوئی ہے، اس کے تدارک کی کوشش کی جاسکے۔ دوران تحقیق قرآن مجید اور احادیث سے سنت کے جو معانی و مفہوم معلوم ہوتے ہیں ان کو اولیت دیتے ہوئے ائمہ کرام اور دیگر اہل علم کی آراء کا تقابلی جائزہ لیا گیا ہے۔

سنت کے لغوی و اصطلاحی معانی

لسان العرب کے نزدیک: "والسُّنَّة السيرة حسنة كانت أَو قبيحة، والأَصل فيه الطريقة والسِّيرَة"[1] یعنی: "سنت، سیرت سے عبارت ہے، چاہے اچھی ہو یا بری ہو اور اس کا اساسی معنی طریقہ اور طرز زندگی ہے۔" صاحب تاج العروس المرتضی الزبیدی نے سنت کا معنی طبیعت، طریقہ محمودہ کیا ہے۔[2] صاحب لسان العرب اور صاحب تاج العروس دونوں کی وضاحت ایک سی ہے۔ البتہ الصاحب بن عباد کے مطابق: "السنَنُ: المَذْهَبُ والطَّرِيْقُ"[3] یعنی: "سنت کے معنی گزر گاہ اور راستہ ہے۔" اسی طرح ڈاکٹر حمزہ الملیباری کے مطابق: "السنة في الاصطلاح ما صدر عن رسول الله صلى الله عليه وآلہ وسلم على وجه التشريع من قول أو فعل أو تقرير، أو صفة خلقية من مبدأ بعثته إلى وفاته فإن السنة لا تشمل إلا ما صدر عن النبي صلى الله عليه وآلہ وسلم على وجه التشريع."[4] یعنی: "سنت اصطلاح میں رسول اللہ ﷺ کے وہ قول و فعل اور تقریر ہیں جو بسبب تشریعی آپ ﷺ سے صادر ہوئے ہیں اور سنت میں آپ کے شمائل بھی شامل ہیں جو کہ آپ کی بعثت مبارکہ سے وفات تک صادر ہوئے ہوں؛ سنت اسی قول و فعل و تقریر پر مشتمل ہوگی جو بلحاظ تشریع صادر ہوئے ہوں۔"

سنّت کی تعریف میں عبدالرحمٰن بن یحییٰ المعلمی لکھتے ہیں: "تطلق السنة لغة وشرعاً على وجهين: الأول: الأمر يبتدئه الرجل فيتبعه فيه غيره. والوجه الثاني: السيرة العامّة، وسنة النبي صلى الله عليه وآلہ وسلم بهذا المعنى هي التي تقابل الكتاب، وتسمى الهدى. ومدلولات الأحاديث الثابتة هو السنة أو من السنة حقيقة، فإن أطلقت ((السنة)) على ألفاظها فمجاز أو اصطلاح"[5] یعنی: "لغت اور شرع کے اعتبار سے معانی و مفہوم سنت کی دو صورتیں ہیں (۱) کوئی شخص کسی امر کی ابتداء کرے اور

دیگر اس کی پیروی کریں تو اسے سنت کہا جاتا ہے۔ (۲) دوسرا معنی عام سیرت ہے اور اس معنی میں سنۃ النبی ﷺ سے مراد کتاب اللہ کے مقابل طریقہ ہے جسے ہدایت کہا جاتا ہے۔ اور ثابتہ احادیث کے مدلولات حقیقتاً سنت ہیں یا سنّت کا حصہ ہیں۔ پس جب سنّت کا لفظ احادیث کے الفاظ پر اطلاق ہوتا ہے تو یہ اطلاق مجازی ہوگا یا وضعِ اصطلاحی ہوگا۔"

طاہر الجزائری الدمشقی کے نزدیک حدیث اور سنت مترادف ہیں۔ انہوں نے سنّت کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی ہے: "وأما السنة فتطلق في الأكثر على ما أضيف إلى النبي عليه الصلاة و السلام من قول أو فعل أو تقرير فهي مرادفة للحديث"[6] یعنی: "جہاں تک سنّت کا تعلق ہے تو اس کا اطلاق اکثر اس پر کیا جاتا ہے جن کی اضافت نبی ﷺ کی طرف ہو وہ اقوال ہوں یا افعال یا تقریرات ہوں۔" اسی طرح سید سیلمان ندوی نے سنّت کی تعریف میں لکھا ہے: "السنة فهى فى الحقيقة اسم للعمل المتواتر"[7] یعنی: "سنّت، حقیقت میں عمل متواتر کا نام ہے۔"

مذکورہ بالا حوالہ جات سے لفظ سنت کے لغوی و اصطلاحی معانی و مفہوم واضح ہو جاتے ہیں کہ لفظ سنت اپنے عمومی اطلاق و مدلول کے لحاظ سے راستہ، طریقہ کو بیان کرنے کا ذریعہ و قالب ہے۔ اس عمومیت کے پیش نظر سنّت سے مراد کسی کا بھی راستہ مراد ہو سکتا ہے چاہے اس کی راہیں ہدایت سے نکلیں یا ضلالت کی ہوں۔ لیکن اصطلاحی تناظر میں لفظ سنت کا اختصاصی پہلو پیش نظر ہوتا ہے کہ اس کا مدلول واضح ہو جائے اہل علم سنت کے اصطلاحی مفہوم کو بیان کرتے ہوئے اسی خصوصیت کو مدّ نظر رکھتے ہیں اس سے سنت الرسول ﷺ مراد لیتے ہیں۔ ان حضرات کے نزدیک سنت کا اصطلاحی مفہوم عمل متواتر، عمل تشریعی، آپؐ کے قول، فعل، تقریر سمجھے جاتے ہیں اسی کے پیش نظر سنت و حدیث میں ترادف، کبھی عموم خصوص من وجہ فرق بیان کیا جاتا ہے اور کبھی حقیقت و مجاز کے لحاظ سے فرق بھی کیا جاتا ہے۔ لفظی و تطبیقی اختلاف کے باوجود لفظ سنت اس قدر معروف و مشہور ہے جس کی شہرت اور سماجی وجود کا انکار نہیں کیا جا سکتا اور نسبت کے باعث تقدس کا جامہ لیے ہوئے ہے۔

قرآنی آیات میں لفظ سنّت سے مراد

قرآن حکیم کی آیات میں پندرہ مرتبہ لفظ سنت استعمال ہوا ہے۔ ذیل میں اس عنوان کے تحت قرآن مجید کی چند آیات بطور امثلہ ذکر کی ہیں جن کی روشنی میں لفظ سنت کا اطلاق اور مدلول واضح ہو جاتا ہے:

1. قَدۡ خَلَتۡ مِن قَبۡلِكُمۡ سُنَنٌ (3:137) ترجمہ: "تحقیق ہو چلے تم سے قبل بہت سے واقعات۔"

2. يُرِيدُ اللهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ وَيَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ (26:4) ترجمہ: "اللہ کا ارادہ ہے کہ واضح کر دے تمہارے لیے، اور راہ پر چلائے ان جو پہلے گزرے ہیں۔"

3. قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا إِن يَنتَهُوا يُغْفَرْ لَهُم مَّا قَدْ سَلَفَ وَإِن يَعُودُوا فَقَدْ مَضَتْ سُنَّتُ الْأَوَّلِينَ (38:8) ترجمہ: "(اے پیغمبر ﷺ) جن لوگوں نے کفر اپنا لیا ہے ان سے کہہ دو کہ: اگر وہ باز آ جائیں تو پہلے ان سے جو کچھ ہوا ہے اسے معاف کر دیا جائے گا۔ اور اگر وہ پھر وہی کام کریں گے تو پچھلے لوگوں کے ساتھ جو معاملہ ہوا، وہ (ان کے سامنے) گزر ہی چکا ہے۔"

4. وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ (13:15) ترجمہ: "اور پچھلوں کا بھی یہی طریقہ چلا آیا ہے۔"

5. سُنَّةَ مَن قَدْ أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِن رُّسُلِنَا وَلَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا تَحْوِيلًا (77:17) ترجمہ: "یہ ہی ہماری سنت رہی پیغمبروں کے ساتھ جو آپ سے پہلے بھیجے تھے، اور ہمارے طریقے میں کوئی تبدیلی نہیں پاؤ گے۔"

6. وَيَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا (55:18) ترجمہ: "اور اپنے رب سے معافی مانگنے سے اس (مطالبے) کے سوا کوئی اور چیز نہیں روک رہی کہ ان کے ساتھ بھی پچھلے لوگوں جیسے واقعات پیش آ جائیں، یا عذاب ان کے بالکل سامنے آ کھڑا ہو۔"

7. سُنَّةَ اللهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلُ وَلَن تَجِدَ لِسُنَّةِ اللهِ تَبْدِيلًا (23:48) ترجمہ: "وہ اقوام جو پہلے گزر چکی ہیں ان کے بارے میں اللہ کی سنت بیان ہو چکی ہے اور آپ اللہ کی سنت میں کوئی تبدل نہیں دیکھیں گے۔"

مذکورہ بالا آیات کے سیاق و سباق کو مدّ نظر رکھتے ہوئے سنت کا معنی واضح ہو جاتا ہے کہ یہ خیر و شر کے لئے طے شدہ ضابطہ ہے۔ یعنی "سنّت"، اللہ کا قانون ہے جو تکوینی طور پر اس کی مخلوقات پر جاری ہے بھلائی کے نتائج بھلے ہیں اور شر کا انجام تباہی اور ہلاکت ہے۔ اس کلمہ کے لغوی اور اصطلاحی استعمال سے سنّت میں طریقۂ عمل کا مفہوم سامنے آتا ہے اور اس کلمہ کے قرآنی آیات میں اطلاق سے "ضابطے" اور "قانون" کا معنی واضح ہوتا ہے۔ لہٰذا انبیاء علیہم السلام کا طرزِ حیات جو کہ الوہی ضابطوں کو معاشرے کے لئے قابل عمل ٹھہرائے اور یہ ضابطے خیر کی ضمانت بن کر جاری ہوئے ہوں تو یہ طرزِ حیات، "سنّت" کہلائے گا اور سنّت کے لغوی و اصطلاحی مفہوم میں سیرت، راستہ، قول، فعل، تقریر سب شامل ہوں گے؛ اگرچہ قرآنی آیات میں یہ مخصوص معانی بیان نہیں ہوئے۔

عہد نبوی میں سنّت کا معیار

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحابؓ نے کن امور پر سنّت کا اطلاق کیا ہے، اس کی وضاحت نمونے کی درج ذیل احادیث سے ہو جاتا ہے:

1. ”عن عكرمة قال صليت خلف شيخ في مكة فكبر ثنتين وعشرين تكبيرة فقلت لابن عباس إنه أحمق فقال ثكلتك إمّك سنة أبي القاسم صلى الله عليه وآلہٖ وسلّم“[8] ترجمہ: ”عکرمہ سے مروی ہے کہ میں ایک شیخ (ابوہریرۃ) کے پیچھے مکہ میں نماز پڑھی تو انھوں نے 22 تکبیرت کہیں تو میں نے عبداللہ ابن عباس سے کہا کہ کوئی بے وقوف ہے۔ تو ابن عباس نے کہا تیری ماں تیرے غم میں روئے یہ ابی القاسم ﷺ کی سنت ہے۔“
2. وقال إنما سنّة الصلاة أن تنصب رجلك اليمنى وتثني اليسرى[9] ترجمہ: ”عبداللہ بن عمر نے کہا نماز کا یہی طریقہ ہے دائیں پاؤں کو کھڑا کرے اور بائیں جانب کے پاؤں کو بچھا کر بیٹھ جائے۔“
3. عن النبي صلى الله عليه وآلہٖ و سلم قال (صلّوا قبل صلاة المغرب) قال في الثالثة (لمن شاء) كراهية أن يتخذها الناس سنّة[10] ترجمہ: ”حضورؐ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”صلوۃِ مغرب سے پہلے نماز پڑھ لو، تیسری باری میں فرمایا: یہ ایسے شخص کے لئے ہے جو چاہے اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے کہ لوگ اس کو سنت نہ بنالیں۔“
4. عن طلحة بن عبد الله بن عوف قال صليت خلف ابن عباس رضي الله عنهما على جنازة فقرأ بفاتحة الكتاب فقال ليعلموا أنها سنة[11] ترجمہ: ”طلحہ بن عبداللہ بن عوف روایت کرتے ہیں اور انہوں نے سورہ فاتحہ پڑھی اور کہا کہ لوگ جان لیں کہ یہ سنت ہے۔“
5. رأيت ابن عمر رضي الله عنهما أتى على رجل قد أناخ بدنته ينحرها قال ابعثها قياما مقيدة سنّة محمد صلى الله عليه وآلہٖ و سلم[12] ترجمہ: ”حضرت ابن عمرؓ ایک آدمی کے پاس آئے کہ وہ قربانی کے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا ہے تو حضرت ابن عمرؓ نے اس سے فرمایا کہ اسے کھڑا کرکے اس کے پاؤں باندھ کر اسے نحر کرو کہ حضرت محمد ﷺ کی یہی سنّت ہے۔“

مذکورہ بالا احادیث سے واضح ہو جاتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں آپؐ کے عمل اور قول پر سنّت کا اطلاق ہوا ہے۔ جیسا کہ احادیث کی مذکورہ مثالوں میں اس لفظ کا مستعمل ہونا بالکل واضح ہے۔ نیز سنت ہونے کا معیار بھی واضح ہوتا ہے کہ عمل کا مدار ذات رسول ﷺ ہو اور عمل اس نوعیت کا ہو جسے مستقل جاری کرنا رسول اللہ ﷺ کی منشاء ہو۔ جیسا کہ مغرب سے پہلے نماز، جنازہ کی نماز میں سورہ فاتحہ عمل رسول تو ہے لیکن مستقل سنت نہیں ہے جس کی پیروی سب پر ضروری ہو۔ اسی طرح اہل لغت و اصطلاح کے استعمالات سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ وہ اعمال جو بطور دستور صحابہ کرام نے اپنائے وہ سنت کہلائے اور یہ اعمال پوری امت کے لئے بطور سنت

ضروری رہے۔ لیکن کلمہ سنّت کے وہ مدلول جن پر لفظ سنت کا اطلاق تو ہوا لیکن وہ مجموعی لحاظ سے صحابہ کرام نے نہ اپنائے اور نہ ہی ان میں جاری ہوئے؛ بلکہ ایک بار یا دو بار کے بعد مستقل عمل نہیں بنے وہ اعمال امت پر بلحاظ سنت جاری رکھنا ضروری نہیں ہے کیونکہ قرون ثلاثہ سے جاری رہنے کی عملی شہادت مفقود ہے۔

خلفائے راشدین کے دور میں سنت کا معیار

ذیل میں خلفائے راشدین کے عہد میں لفظ سنت کے اطلاق کے چند نمونے پیش کیے گئے ہیں تاکہ اس عہد میں سنت کا معیار واضح ہو سکے:

1. أن الجدّة جاءت إلى أبي بكر تلتمس أن تورث فقال: ما أجد لك في كتاب الله تعالى شيئاً، وماعلمت أن رسول الله ذكر لك شيئاً [13] یعنی: "ایک بڑھیا ابو بکر کے پاس وراثت کی دریافت کے لیے آئیں تو حضرتؓ نے فرمایا میں آپ کے لئے قرآن مجید میں اس کا حکم نہیں پاتا اور نہ میرے علم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے متعلق کوئی حکم بیان کیا ہے۔"
2. أن أبا بكر رضي الله عنه كتب له هذا الكتاب لما وجهه إلى البحرين بسم الله الرحمن الرحيم هذه فريضة الصدقة التي فرض رسول الله صلى الله عليه وآلهٖ و سلم على المسلمين [14] یعنی: "حضرت ابو بکرؓ نے جب یمن بھیجا تو یہ لکھ کر دیا (جس کا مضمون یہ تھا) اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے یہ فرض صدقہ (زکوۃ) جو حبیب خدا ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کی ہے۔"
3. انّ الصبي بن معبد كان نصرانيا تغلبيا أعرابيا فأسلم فسأل أي العمل أفضل فقيل له الجهاد في سبيل الله عزّ وجلّ فأراد أن يجاهد فقيل له حججت فقال لا فقيل حج واعتمر ثم جاهد فانطلق حتى إذا كان بالحوائط أهل بهما جميعا فرآه زيد بن صوحان وسلمان بن ربيعة فقالا لهو أضل من جمله أو ما هو بأهدى من ناقته فانطلق إلى عمر رضي الله عنه فأخبره بقولهما فقال هديت لسنة نبيك صلى الله عليه وآلهٖ و سلم[15] یعنی: "صبی بن معبد ایک دیہاتی قبیلہ بنو تغلب کے عیسائی تھے جنہوں نے اسلام قبول کرلیا۔ انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ سب سے زیادہ فضیلت والا عمل کون سا ہے؟ لوگوں نے بتایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا، چنانچہ انہوں نے جہاد کا ارادہ کرلیا۔ اسی دوران کسی نے ان سے پوچھا کہ آپ نے حج ادا کیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں! اس نے کہا آپ پہلے حج اور عمرہ کرلیں پھر جہاد میں شرکت کریں۔ چنانچہ وہ حج کی نیت سے روانہ ہو گئے اور میقات پر پہنچ کر حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھ لیا، زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کو معلوم

ہوا تو انہوں نے کہا یہ شخص اپنے اونٹ سے بھی زیادہ گمراہ ہے، صبی جب حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو زید اور سلمان نے جو کہا تھا، اس کے متعلق ان کی خدمت میں عرض کیا، عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کو اپنے پیغمبر ﷺ کی سنّت پر رہنمائی نصیب ہوئی ہے۔"

4. وإني أشهد الله على أمراء الأمصار أني إنما بعثتهم ليعلموا الناس دينهم ويبينوا لهم سنة نبيهم صلى الله عليه وآلہ و سلم[16] یعنی: "میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے مختلف شہروں میں جو امراء اور گورنر بھیجے ہیں وہ صرف اس لئے کہ لوگوں کو دین سکھائیں، حضورؐ کی سنتیں لوگوں کے سامنے بیان کریں۔"

5. عن علی رضي الله عنه قال: ليس الوتر بحتم كهيئة الصلاة ولكن سنة سنّها رسول الله صلى الله عليه وآلہ و سلم[17] یعنی: "حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وتر فرض نماز کی طرح فرض نہیں ہیں لیکن سنت ہے نبی ﷺ نے اس کو جاری کیا۔"

مذکورہ بالا روایات سے واضح ہو جاتا ہے کہ خلفائے راشدین کے دور میں "سنّت" کا معیار وہ اعمال تھے جو رسول اللہ ﷺ امت میں مستقل طور پر جاری فرما گئے۔

ائمہ کرام کے دور میں معیار سنت

ذیل میں تابعین، ائمہ مذاہب اور دیگر اہل اصول علماء کرام سے سنت کے متعلق اطلاقات کو بیان کیا گیا ہے تاکہ ان کے نزدیک سنت کا معیار اور اختلاف کی نوعیت واضح ہو سکے:

1. امام مکحولؒ بن ابی مسلم، کنیت ابو عبد اللہ جن کا شمار شام کے فقہاء میں ہوتا ہے، یہ کابل کے رہنے والے تھے اور کہا جاتا ہے کسریٰ کی اولاد میں سے تھے۔ امام زہری ان کا شمار ان تین افراد میں کرتے ہیں جنہیں وہ عالم مانتے ہیں۔[18] امام مکحول سے منقول ہے: قَالَ مَكْحُولٌ السُّنَّةُ سُنَّتَانِ سُنَّةٌ أَخْذُهَا هَدْيٌ وَتَرْكُهَا لَا بَأْسَ بِهِ، وَسُنَّةٌ أَخْذُهَا هَدْيٌ وَتَرْكُهَا ضَلَالَةٌ كَالْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ وَصَلَاةِ الْعِيدَيْنِ[19] یعنی: "مکحول فرماتے ہیں سنت کی دو اقسام ہیں: ایک، سنت وہ ہے جس پر عمل کرنا ثواب ہے اور اس کے چھوڑنے پر گناہ نہیں ہے۔ اور ایک، سنت وہ ہے جس پر عمل کرنا ثواب ہے اور ترک کرنا گمراہی ہے۔"

2. ابو عمرو عبد الرحمٰن بن عمرو بن یحمد الاوزاعی[20] جو اپنے وقت کے شیخ الاسلام اور اعلم بالسنۃ کہلاتے تھے ان سے منقول ہے: كان الاوزاعي والثوري بمنى، فقال الاوزاعي للثوري: لم لا ترفع يديك في خفض الركوع ورفعه؟ فقال: حدثنا يزيد بن أبي زياد..فقال الاوزاعي: روى لك الزهري، عن سالم،

عن أبيه، عن النبي- صلى الله عليه وآلہ وسلم- وتعارضني بيزيد رجل ضعيف الحديث وحديثه مخالف للسنة[21] یعنی: "امام اوزاعی اور سفیان ثوری منی میں ملے تو الاوزاعی نے کہا آپ رکوع میں جاتے اور آتے ہوئے رفع یدین کیوں نہیں کرتے تو سفیان الثوری نے حدیث روایت کی تو الاوزاعی نے کہا آپ ضعیف راوی کی روایت کی بنیاد پر مجھ سے مناقشہ کر رہے ہیں اور اس کی حدیث سنت کے خلاف ہے۔"

3. حسن بصری سے منقول ہے: عن الحسن: أنه سئل عن المسح على الخفين أفضل أو غسل القدمين قال الغسل فی کتاب الله والمسح فی سنة [22] یعنی: "رسول اللہ ﷺ یعنی: "حسن بصری سے مروی ہے ان سے سوال کیا گیا پاؤں کا دھونا افضل ہے یا خفین پر مسح کرنا تو انہوں نے کہا دھونے کا حکم کتاب اللہ میں آیا ہے اور مسح کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔"

4. امام ابو حنیفہ سے منقول ہے: قال أبو حنيفة التخليل مسنون[23] یعنی: "داڑھی میں خلال کرنا سنت ہے۔" امام ابوحنیفہ سے یہ بھی منقول ہے کہ: أن المبيت بمنى ليالي أيام التشريق مأمور به وهل هو واجب أو سنة قال أبو حنيفة سنة[24] یعنی: "ایام تشریق کی رات کو منی میں قیام کرنا سنت ہے یا واجب ہے؟ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں سنت ہے۔" نیز انہی سے منقول ہے: والوضوء ثلاثا ثلاثاوهو قول أبي حنيفة [25] یعنی: " [امام محمد فرماتے ہیں] تین تین بار وضوء میں اعضاء دھونا سنت ہے اور یہ امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔"

5. قال مالك السنة عندنا والذي أدركت عليه أهل العلم ببلدنا أنه لا يضيق على المسلمين في زكاتهم وأن يقبل منهم ما دفعوا من أموالهم[26] یعنی: "امام مالک فرماتے ہیں سنت یہ ہے اور اسی پر اہل مدینہ کے اہل علم کو پایا کہ زکوۃ کے معاملے میں مسلمانوں پر سختی نہ کیا جائے جو وہ مال دیں وہ قبول کیا جائے۔"

6. امام شافعی سے منقول ہے: دلت السنّة على أنه يجزئ في الاستنجاء ثلاثة أحجار[27] یعنی: "سنت کی دلالت اس پر ہے کہ استنجاء کے لئے تین پتھر کفایت کرتے ہیں۔"

7. امام احمد بن حنبل سے منقول ہے: اغسلوه بماء وسدر وكفنوه في ثوبين ولا تمسوه طيبا ولا تخمروا رأسه فإن الله يبعثه يوم القيامة ملبدا.. أحمد بن حنبل يقول: في هذا الحديث خمس سنن[28] یعنی: "اس کو غسل دو پانی اور بیری سے اور دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگاو اور نہ اس کو سر کو ڈھانپو۔ امام احمد فرماتے ہیں اس حدیث میں پانچ سنن بیان ہوئی ہیں۔"

8. امام سرخسی سے منقول ہے: انتقال السنة المروية عن رسول الله (ص)، وذلك (تارة) يكون بالتواتر، وتارة بالاشهار، وتارة بالآحاد یعنی: "سنت کا انتقال (ابلاغ) رسول اللہ ﷺ سے روایت کی صورت میں ہوتا ہے اور وہ کبھی متواتر ہوتی ہے اور کبھی مشہور اور کبھی احاد سے ہوتی ہے۔"[29]

9. امام البزدوی سے منقول ہے: باب بيان اقسام السنة: قال الشيخ الإمام رضي الله عنه وكانت السنة فرعا للكتاب في بيان تلك الأقسام باحكامها فلا نعيدها وانما هذا الباب لبيان وجوه الاتصال وما يتصل بها فيهما يفارق الكتاب وتختص السنن به وذلك اربعة اقسام قسم في كيفية الاتصال بنا من رسول الله (ص) وقسم في الانقطاع وقسم في بيان محل الخبر الذي جعل حجة فيه وقسم في بيان نفس الخبر فأما الاتصال برسول الله (ص) فعلى مراتب اتصال كامل بلا شبهة واتصال فيه ضرب شبهة صورة واتصال فيه شبهة صورة ومعنى یعنی: "سنت کی اقسام کے بیان کا باب: امام البزدوی فرماتے ہیں احکام کے ثبوت میں سنت، کتاب اللہ کی فرع ہے اس کا ہم اعادہ نہیں کریں گے اس باب میں اتصال کی وجوہات بیان ہوں گی اور ایسا اتصال جس کے ذریعے کتاب اللہ ممتاز ہو جاتی ہے اور سنت میں اختصاص پیدا ہوتا ہے اور وہ چار اقسام ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے ہمارے اتصال کی کیفیت... انقطاع کی کیفیت.. خبر کا وہ مقام جب وہ حجت ہو.. اور نفس خبر کا بیان کہ رسول اللہ ﷺ سے اتصال کے مراتب ہوں گے، اتصال کامل ہوگا اس میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہوگا، اور ایسا اتصال جس ایک گونہ شبہ ہوگا اور ایسا اتصال جس میں لفظا و معنی شبہ ہوگا۔[30]

10. امام الزرکشی سے منسوب ہے کہ: أَنَّ السُّنَّةَ الْمُطْلَقَةَ عِنْدَ صَاحِبِنَا تَنْصَرِفُ إِلَى سُنَّةِ الرَّسُول"وَهُوَ الْمُرَادُ هُنَا: عَلَى مَا صَدَرَ مِنْ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْأَقْوَالِ، وَالْأَفْعَالِ وَالتَّقْرِيرِ[31] یعنی: "جب اس کا مطلق اطلاق ہو تو اس سے مراد سنت رسول ﷺ لیتے ہیں اور اس مقام پر مراد یہ ہے جو قول و فعل اور تقریر رسول اللہ ﷺ سے صادر ہوں۔"

11. سید سلیمان ندوی کا کہنا ہے: السنة فهى فى الحقيقة اسم للعمل المتواتر[32] یعنی: "سنّت، حقیقت میں عمل تواتر کا نام ہے۔"

اوپر بیان شدہ عہد صحابہ کرام و تابعین اور ائمہ مذاہب کی عبارات کی روشنی میں "سنّت" کے متعلق تین طرح کے نقطۂ نظر سامنے آتے ہیں: امام مکحول نے سنت کے متعلق دو طرح کا معیار ذکر کیا ہے۔

ا) سنت فرض کی طرح ہے۔

۲) وہ سنت جس کے کرنے پر ثواب ہے اور ترک پر گناہ نہیں ہے۔ جو سنت فرض کی طرح ہے اس کی دلیل بھی فرض کی مانند ہو گی۔ اور سنت کا تیسرا مفہوم، فقہی طرز ہے کہ اہل فقہ کے نزدیک سے سنت سے وہ عمل مراد ہے جو فرض اور واجب سے کم درجہ کا ہو۔ مابعد کے ائمہ کرام کے نزدیک یہ ہی مفہوم زیر بحث رہا کیونکہ ان کی کاوشوں کا مدار فقہ کی تنفیذ رہی ہے ان ائمہ کرام میں سے امام مالک کے نزدیک سنت کا معیار اہل مدینہ میں جاری عمل ہے۔ اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک عمل رسول سنت ہے جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں مندرج ہے اور حنفیہّ حضرات سنت کا معیار ذکر کیا ہے ان کے نزدیک احادیث رسول ﷺ ماخذ سنت ہے جس کو یہ اقسام ثلاثہ میں تقسیم کرتے ہیں جس میں سے خبر، مشہور اور متواتر سب مضبوط ماخذ ہیں۔ یعنی حنفیہّ حضرات کے نزدیک متداول احادیث معیار سنت ہے۔ شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک احادیث رسول ﷺ پر سنت کا اطلاق ہوتا ہے۔

نتائج

اس بحث کے نتیجہ میں سنّت کے دو مفہوم سامنے آتے ہیں:

پہلا مفہوم: سنت وہ طریقہ ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے جاری کیا ہے اور امت کے لئے اس پر عمل کرنا کار خیر فرمایا ہے۔ اس مفہوم کا معیار دو طرح کا ہے روایت اور درایت، عمل مدینہ۔ یہ معیار فقہی نقطہ نظر کے مطابق ہے اگر روایت اصول و قواعد کے مطابق درست ہے اور اس پر عمل جاری ہے تو یہ روایت ماخذ سنت ہو گی اور اس پر سنت کا اطلاق کرنا بالحاظ مجاز درست ہے اور فقہی تناظر میں سنت کا معیار، حدیث روایت و درایت کے مطابق درست ہونا ہے۔ مالکیہ کے نزدیک روایت و درایت کے ساتھ عمل مدینہ کا اضافہ اس معیار میں شامل ہو گا کہ بیان شدہ روایت عمل مدینہ کے مطابق ہو۔ ان کے نزدیک اسی حدیث پر سنت کا اطلاق ہو سکتا ہے جو اہل مدینہ کے عمل کے مطابق ہو۔

دوسرا مفہوم: دوسرے مفہوم کے مطابق سنت فرض کی طرح ہے اس مفہوم کے مطابق سابقہ معیار اس پر جاری نہیں ہو سکتا بلکہ اس معیار وہ ہی ہو گا جو فرض کا ہے قطعی الثبوت و قطعی الدلات ہو۔ اس مفہوم کے مطابق سنت تشکیل شریعت کا نام ہے اللہ کے اوامر و نواہی کو رسول اللہ ﷺ نے جو شکل دی اس کا اسی شکل و ہیت میں رکھنا فرض ہے۔

*****

References

1. Muhammd b. Mukrrum b. Ali, *Lisān al-Arab*, Vol. 13 (Beīrūt: Dar-e Sarim, 1414 AH), 220.

محمد بن مکرم بن علی، *لسان العرب*، ج13، (بیروت، دار صارم، 1414ھ)،220۔

2. Abd al-Razzaq Al-Murtaza, Al-Zubadi, *Taj al-Urūs*, Vol. 1 (Kuwait: Dar al-Hadya, 2008), 8075.

عبد الرزاق المرتضی الزبیدی، *تاج العروس*، ج1(کویت، دار الهدایه، 2008)، 8075۔

3 Ismail b. Ibad Al-Sahib, *Al-Muhīt fi al-Lugah*, Vol. 2 (Beīrūt: Alam Kutub, 1994), 244.

اسماعیل بن عباد الصاحب، *المحیط فی اللغة*، ج2(بیروت، عالم الکتب، 1994)، 244۔

4. Hamza Al-Milybari, *Ulūm al-Hadīth fi Zao' al-Tatbiqāt al-Muhadithīn*, Vol. 1 (Beīrūt: Dar-o-Ibn-e Hazm, 2003), 8.

حمزة الملیباری، *علوم الحدیث فی ضوء تطبیقات المحدیثین* ، ج1(بیروت،دار ابن حزم،2003)، 8۔

5. Abd al-Rahman b. Yahya, *Anwar al-Kasifa*, Vol. 1 (Mecca: Dar Alam Alfwuid, 2005), 19.

عبد الرحمن بن یحیی المعلمی، *انوار الکاشفه*، ج1 (مکه مکرمه، دار عالم الفوائد، 2005)، 19۔

6. Tahir al-Jzai'ri, *Tojīh Al-Nazar ila Usūl al-Asr*, Vol. 1 (Mecca, Almtbuaat al Islamia, 1995), 40.

(مکه، مکتبه المطبوعات الاسلامیه، 1995)، 40۔1ج *توجیه النظر الی اصول الاثر*، طاهر الجزائری الدمشقی ،

7. Syed Salman Nadvi, *Thqīq Ma'na al-Sunna wa Biyan al-Hajja Ilayha*, Vol.1 (Beīrūt: Almaktab-ul-Islami, 1994), 8.

سید سلمان ندوی، *تحقیق معنی السنة و بیان الحاجة الیها*، ج 1 (بیروت، المکتب الاسلامی، 1994) ،8۔

8. Muhamd b. Ismail Bukhri, *Sahi Bukhri*, Vol. 1b (Beīrūt: Dar ul Kasir, 1987), 272.

محمد اسماعیل بخاری، *صحیح بخاری*، ج1(بیروت، دار ابن کثیر، 1987)، رقم حدیث755، ص272۔

9. Ibid, Chp. 61, Sunna Al-julūs fi Al-Tashhud, Vol. 1, P.284, No.793.

ایضا، باب 61، سنة الجلوس فی التشد ج1،ص284،رقم 793۔

10. Ibid, Chp. Al-Salāt qabl al-Mghrib, vol. 1, p.396 No: 1128.

ایضا، باب الصلاة قبل المغرب، ج۱، ۳۹۶،رقم ۱۱۲۸.

11. Ibid, Chp. Yaqrao' Fatiha al-Kitab ala al-Janaza, Vol. 1, p.448, No:1270

ایضا، باب یقرا فاتحة الکتاب علی الجنازة ج۱، ۴۴۸، رقم۱۲۷۰۔

12. Ibid, Chp. Nahr al-Ibil, Vol.2, p. 612, No:1268

ایضا، باب نحر الابل مقیدۃ جزء۲ ص۶۱۲،رقم۱۶۴۷۔

13. Muhmmad b. Ahmad Al-Zahbi, *Tazkirah al-Huffaz* (Beīrūt: Dar ul Kutub Alelmiyah, 1998), 21.

محمد بن احمد الذھبی، *تذکرۃ الحفاظ للذھبی*، (بیروت، دار الکتب العلمیہ ، ۱۹۹۸م)، ۲۱۔

14. Bukhri, *Sahi Bukhri*, Vol.2, p.528, No:1386

بخاری، *صحیح بخاری* ج ۲،ص۵۲۷،رقم۱۳۸۶۔

15. Ahmad b. Humbel, *Musnad*, Vol.1 (Cairo: Dar-ul Hadees, 1990), 235, No# 83.

احمد بن حنبل، مسند ج۱،(القاھرہ، دار الحدیث، 1990)، ۲۴۵، رقم۸۳ ۔

16. Ibid, p.250, No: 89.

ایضا، ص۲۵۰رقم۸۹ ۔

17. Ibid, p.98, No: 761.

ایضا، ۱،ص۹۸،رقم، ۷۶۱

18. Al-Zahbi, *Tazkirah al-Huffaz*, Vol.1, 107.

الذھبی، *تذکرۃ الحفاظ للذھبی*، ج۱،ص۱۰۷

19. Muhmmad b. Hasan al-Shaybani, *Al-Mabsūt*, Vol. 1 (Lahore: Almaktabat-ul Madeena, 1980), 392 .

محمد بن حسن الشیبانی، *المبسوط*، ج۱، (لاہور، المکتبۃ المدینۃ، 1980)، ۳۹۲۔

20. Abu Ishaq al-Shrērazi, *Tabaqat al-Fuqaha*, Vol.1 (Beīrūt: Dar Alraid Alarbi, 1970), 76.

ابو اسحاق الشیرازی، *طبقات الفقھاء*، ج۱،(لبنان، دار الرائد العربی، 1970)، 76۔

21. Abu Abdullah Muhammad bin Ahmad Alzahabi, *Seyer Aalam Alnbla*, Vol. 7 (Jordan, Bait-ul Afkar Aldowaliyh, 2009), 113.

ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذھبی، *سیر الاعلام النبلاء* ج۷،(اردن، بیت الافکار الدولیہ، 2009)، ۱۱۳.

22. Al-Muttaqi al-Hindi, *Kanz al-Ummal fi Sunan Al-Aqwal wa Al-Afāl*, (Beīrūt: Mossah Alrasalah, 1981), 27688.

المتقی الھندی، *کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال*، (بیروت، موسسہ الرسالہ، 1981)، ۲۷۶۸۸

23. Badr al-Din Abu Muhmmad Mahmoud b. Ahmad al-Aini, *Umda al-Qari*, Vol.5 (Beīrūt: Dar-ul Kutob Alelmiah, 2001), 264.

بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد العینی، *عمدۃ القاری*، ج۵، (لبنان، دار الکتب العلمیہ، 2001)، ۲۶۴

24. Ibid; Vol. 1, 552.

ایضا ج۱، ۵۵۲ ۔

25. Muhmad b. Hassn Al-shaybani, *Maota li Muhammd*, Vol. 1 (Damascus: Dar-ul Qalm, 1991),49.

محمد بن حسن الشیبانی، *موطا لمحمد*، ج١، (دمشق، دار القلم، 1991)، ۴۹ ۔

26. Malik, b. Anas, *Maota li Malik*, Vol.1 (Egypt: Dar Ahiya Alturach Alarbi, 1990), 267.

مالک ابن انس، *موطا لمالک*، ج١، (مصر، دار احیاء التراث العربی، 1990)، ۲۶۷۔

27. Muhmmad b. Idrīs al-Shafei', *Al-Risala*, Annotated by Ahmad Shakir, Vol.1 (Egypt: Dar-ul Hadees, 1940),29.

محمد بن ادریس الشافعی، *الرسالہ*، محقق.احمد شاکر، ج١، (مصر، دار الحدیث، ١٩۴٠) ،٢٩.

28. Ahmad b. Qudama, *Al-Mugni*, Vol. 1 (Beīrūt: Dar –ul Fikr, 1984),404.

احمد بن حنبل الشیبانی، ابو محمد عبد الله بن احمد بن قدامة المقدسی، *المغنی فی فقه*، ج١، (بیروت، دار الفکر، 1984)، ۴٠۴۔

29. Abu Bakr Al-Sarkhasi, *Usūl Al-Sarkhasi*, Vol. 1 (Beīrūt: Dar-ul Kutob Alelmiah, 1993), 302.

أبو بكر السرخسي، *اصول السرخسی*، ج١، (بیروت، دار الکتب العلمیه، 1993)، ٣٠٢۔

30. Ali b. Muhmmad Al-Bazdavi, *Usūl Al-Bazdavi*, Vol.1 (Karachi: Javid Press, nd.). 149.

علی بن محمد البزدوی، *اصول البزدوی*،ج ١، (کراچی، مطبعة جاوید، ندارد)،١۴٩

31. Muhmmad b. Bahadur b. Abdulah, Al-Zarshki, Badr al-Din, *Al-bahr Al-Mohīt fi Usūl al- Fiqh*, Vol. 5 (Beīrūt: Dar _ul Ilm Lilmaleen, 1992), 125.

محمد بن بهادر بن عبد الله، الزركشي بدر الدين، *البحر المحيط في أصول الفقه*، ج۵، (بیروت، دار العلم للمائین، 1992)، ١٢۵۔

32. Nadvi, *Thqīq Ma'na al-Sunna wa Biyan al-Hajja Ilayha*, Vol. 1, 9.

ندوی، *تحقیق معنی السنة و بیان الحاجة الیها*،ج١، ٩۔